Dr. Sehgal's

Rediscovery of Homeopathy

(A new concept)

ROH-I

Author:
Dr. M.L Sehgal

Topic : Rediscovery of Homeopathy (A New Concept)

مترجم

ہومیوفیزیشن:زاہد علی مغل

تعارف برائے پہلی ایڈیشن

مصنف نے طویل عرصے سے ایک مستقل یقین کے ساتھ کام کیا ہے کہ ہومیوپیتھی کا طبی نظام قدرتی طور پر خود ایک آزاد طبی سائنس بننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس نظام میں موجود کمی صرف ایک واضح اور درست ہدایت، معیارات، اور طریقہ کار کی کمی ہے جو علاج میں ریاضیاتی حساب جیسے درست اور معین نتائج فراہم کرے۔ مصنف نے یہ بنیادی حقائق دریافت کیے اور اپنے مشاہدات کی بنیاد پر انہیں جانچا اور توثیق کی۔ انہوں نے ان حقائق کو کورسز کی شکل میں اپنے طلباء کے لیے تحریر کیا اور بعد میں 1983 میں ایک کتاب کی صورت میں شائع کیا جس کا عنوان "ریڈ سکوری آف ہومیوپیتھی" رکھا۔ اس میں ہومیوپیتھی کے اصولوں جیسے قانون مشابہت اور ہیرنگ کے قانونِ علاج کا نیا تشریحی نظریہ پیش کیا گیا ہے تاکہ علاج زیادہ واضح اور قابلِ یقین ہو سکے۔

تعارف برائے دوسری ایڈیشن

یہ لیکچرز پہلی بار 1980 میں تحریر اور 1983 میں شائع کیے گئے تھے۔ تحقیق کا عمل مسلسل ہوتا رہتا ہے اور نئی معلومات سامنے آنے سے نظریات تبدیل ہوتے ہیں۔ مصنف نے محسوس کیا کہ جو خارج ہونے والے مادے (discharges) جسم سے نکلتے ہیں وہ پہلے اس بیماری سے متعلق سمجھے جاتے تھے لیکن بعد میں یہ سمجھ آیا کہ یہ مادے جسم کے قدرتی اصولوں سے متعلق ہیں۔ یہ مادے صحت کی علامت ہیں اور علاج کے دوران نکلتے ہیں تاکہ زہریلے مادے جسم سے خارج ہوں۔ اس ایڈیشن میں اس نئے فہم کو شامل کیا گیا اور مصنف نے اس بات پر زور دیا کہ دوائی کی تاثیر کی صبر سے جانچ کی جانی چاہیے کیونکہ پہلی دوا ہی عام طور پر اثر انداز ہوتی ہے۔

تعارف برائے تیسری ایڈیشن

ریولوشنائزڈ طریقہ کار کے بنیادی اصول مزید تحقیق اور تجربات سے درست قرار پائے ہیں اور ان میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ جسمانی علامات کو شامل کرنے کی کوشش کی گئی مگر اس سے علاج متوازن نہ رہا اور بیماری کے بار بار لوٹنے کے امکانات رہے۔ اس لئے اس ایڈیشن میں ایک نیا باب شامل کیا گیا ہے جو دوا کے اثرات کے لیے صبر کرنے کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے کیونکہ زیادہ تر معاملات میں ابتدائی دوا ہی مؤثر ہوتی ہے۔ اس ایڈیشن کے آخر میں ایک علیحدہ کتاب "ROH Books Series IV" پیش کی گئی ہے جس میں روزمرہ کے استعمال کے لیے 150 اہم علامات اور ان کے تشریحات شامل ہیں۔

تعارف برائے چوتھی ایڈیشن

مصنف کی خواہش کے مطابق، وقت گزرنے کے ساتھ انہوں نے ہومیوپیتھی کے اس عملی اور آسان طریقہ کو مزید فروغ دیا جس سے کئی ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کو کامیابی ملی ہے۔ چوتھی ایڈیشن میں کتاب کو دوبارہ ترتیب دیا گیا ہے تاکہ قاری کے لیے پڑھنا اور سمجھنا آسان ہو۔ اس مرتب کاری میں سابقہ ایڈیشنز کے لیکچرز کو منطقی ترتیب میں رکھا گیا ہے تاکہ علمی مواد کی اصل روح برقرار رہے۔ اس ایڈیشن میں بنیادی نظریات کی وضاحت کے ساتھ ساتھ پڑھنے میں آسانی پر بھی توجہ دی گئی ہے۔

یہ تمام تعارف ظاہر کرتے ہیں کہ مصنف نے ہومیوپیتھی کے اصولوں کو جدید تحقیق اور مشاہدات کے ذریعے مزید عملی اور موثر بنانے کی کوشش کی ہے، خاص طور پر دماغی علامات کی بنیاد پر دوا منتخب کرنے اور علاج کی رفتار اور نتائج کو بغور سمجھنے کے لیے۔ یہی ان کی دریافت کا مرکزی نکتہ ہے۔

Table of Contents

باب نمبر	باب کا عنوان	صفحہ نمبر
	Introduction of all addition	2
	Brief summary of book	6
	Arze Mutarjim	8
1	A Look into the Homeopathic Laws	13
2	A New Concept	17
3	The law of sickness, law of life, law of cure...	21
4	Unreal sickness and suppression	25
5	Test of accuracy of a remedy	30
6	Degenerative process	33
7	How to prescribe in accordance with this new method	37
8	A new view to implement Hering's law	41
9	Follow up of cases	47
10	Distinguishing features of this method	52
11	Distinguishing features of this method (Part 2)	57

یہاں کتاب "REDISCOVERY OF HOMEOPATHY" کے ہر چیپٹر کا نام اور اس کا خلاصہ دیا گیا ہے:

1. چیپٹر 1 Homoeopathic laws :

ہومیوپیتھی کے اصول اور قوانین کا جائزہ، جس میں ہومیوپیتھی کو ایک سائنسی طریقہ علاج ثابت کرنے کے لئے درست اور یقینی طریقہ کار کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔

2. چیپٹر 2 A new concept :

ریولوشنائزڈ میتھڈ کا تعارف، جہاں مریض کی عام اور موجودہ ذہنی علامات کی بنیاد پر دوائیں تجویز کی جاتی ہیں، جو جلد اور مؤثر علاج کے امکانات فراہم کرتی ہے۔

3. چیپٹر 3 The law of sickness, law of life, law of cure and their corresponding relationships :

بیماری، زندگی اور شفا کے قوانین، اور ان کے آپس میں تعلقات، بشمول جسم کی دو بنیادی فعالیتیں یعنی جذب اور اخراج اور ان کا صحت و بیماری میں کردار۔

4. چیپٹر 4 Unreal sickness and suppression :

ناقابل علاج بیماری اور دباؤ کی وضاحت، جہاں جسم کی قدرتی صفائی کے عمل کو روکنے سے بیماری ہوتی ہے، اور دوا صرف اس وقت دی جاتی ہے جب اصل بیماری ہو۔

5. چیپٹر 5 Test of accuracy of a remedy :

علاج کی درستگی کا امتحان، یہ جاننا کہ دی گئی دوا مؤثر ہے یا نہیں، مریض کی ذہنی حالت اور جسمانی علامات میں تبدیلیوں کی بنیاد پر۔

6. چیپٹر 6 Degenerative process :

زوال پزیر عمل کا جائزہ، جس میں بیماری کی اصل نوعیت اور دوا کے انتخاب کے طریقہ کار کی تفصیل شامل ہے۔

7. چیپٹر 7 How to prescribe in accordance with this new concept :

نئ طریقہ کار کے مطابق دوا تجویز کرنے کا طریقہ، ذہنی علامات کو درست روبریک میں ڈھال کر مناسب دوا کے انتخاب کی رہنمائی۔

8. چیپٹر 8 A new view to implement Hering's law :

ہرنگ کے قانون کو نافذ کرنے کا نیا نقطہ نظر، جہاں دوا کا مقصد جسم کے قدرتی توازن کو بحال کرانا اور علاج کا خود بخود ہونا ہے۔

9. چیپٹر 9 Follow up of cases :

مرض کی پیروی اور علاج کے دوران مریض کی حالت کو سمجھ کر دوا کی تبدیلی یا صبر کرنے کا طریقہ۔

10. چیپٹر 10 Distinguishing features of this method :

اس طریقہ کار کی نمایاں خصوصیات، جیسا کہ موجودہ علامات پر توجہ، درست دوائی کے انتخاب میں آسانی اور علاج کی نگرانی کی وضاحت۔

11. چیپٹر 11 Distinguishing features of Revolutionized Method :

(Part 2)

ریولوشنائزڈ میتھڈ کی مزید خاص باتیں، جس میں مریض کی موجودہ حالت پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے علاج کی مکمل حکمت عملی شامل ہے۔

یہ خلاصہ کتاب کی ہر چیپٹر کی بنیادی موضوعات اور اس کے مرکزی نکات کو بیان کرتا ہے۔

عرضِ مترجم

کتاب "Redicovery of Homeopathy (A New Concept)" از ڈاکٹر ایم ایل سیہگل، جو روایتی ہومیوپیتھی کے اصولوں پر مبنی جدید تحقیقی نظریے اور طریقہ کار کو پیش کرتی ہے۔ یہ کتاب ہومیوپیتھی کے بنیادی اصولوں، تشخیص، علاج کے طریقوں اور ان کے نفاذ میں انقلاب برپا کرنے والے خیالات پر روشنی ڈالتی ہے۔ ذیل میں کتاب کے مرکزی نکات کا خلاصہ دیا گیا ہے:

1. ہومیوپیتھی کے اصول اور ان کا جدید معائنہ

- ہومیوپیتھی کی روایتی تین اہم قانونی اصول ہیں: لاؤ آف سیمیلرز (مماثلت کا قانون)، ہیئرنگ کا قانون علاج (مرکزی سے محیط کا قانون)، اور ایک دوا ایک خوراک کا اصول۔
- کتاب میں ان اصولوں کی نئی تشریح کی گئی ہے جس کے مطابق علاج کا عمل ذہنی مرکز (من) سے شروع ہوتا ہے اور جسم کے باہر کی طرف بڑھتا ہے۔
- اصل علاج میں دوا ذہن کے موجودہ، غالب اور مسلسل علامات پر مبنی ہونی چاہیے۔

2. علاج کا نیا تصور (Revolutionized Method)

- یہ طریقہ علاج مریض کے عام، معمولی اور روزمرہ ذہنی علامات پر دوا کا انتخاب کرتا ہے، نہ کہ نایاب یا مخصوص علامات پر۔

- دوا کا اثر جسمانی علامات کو کم کرنے کے ساتھ ذہنی توازن بحال کرتا ہے اور جسمانی فضلہ جات (discharges) کو پنج قدرتی راستوں (ناک، منہ، پیشاب، مقعد اور جلد) سے خارج کرنے میں مدد دیتا ہے، جو صحت کی علامت ہے۔
- علاج کا مقصد جسم کی خود کی قدرتی صفائی (natural healing) کی راہ ہموار کرنا ہے۔

3. بیماری، صحت اور نقصان دہ عمل

- صحت اس وقت ہوتی ہے جب جسم کے Assimilation (جذب) اور Elimination (خارجی) کا عمل منظم اور قدرتی ہوتا ہے۔
- بیماری ایک Degenerative Process ہے، یعنی جسم میں غیر ضروری فضلہ جات کا جمع ہونا اور ان کا ٹاکسن میں تبدیل ہونا جو جسمانی نقصان کا سبب بنتا ہے۔
- درد، بخار، اور دیگر علامات بیماری نہیں بلکہ جسم کی صفائی (expulsion) کے علامات ہیں۔

4. روک تھام، حقیقت اور غیر حقیقت بیماری (Unreal and Real Sickness)

- Unreal sickness ایک عارضی اور خود بخود ختم ہونے والا عمل ہے جس میں دوا دینے کی ضرورت نہیں۔
- Suppression کا مطلب ہے بیماری یا فضلہ جات کو باہر نکلنے سے روکنا، جو جسم کے لیے نقصان دہ ہے۔

- دوا اسی وقت دی جانی چاہیے جب Degenerative Process فعال ہو مگر قدرتی صفائی کے مراحل رکاوٹ کا شکار ہوں۔

5. دوا کی جانچ اور علاج کی درستگی

- دوا کے موثر ہونے کی تصدیق ذہنی علامات میں بہتری اور جسمانی فضلہ جات میں مناسب اخراج سے ہوتی ہے۔
- دوا ذہن کو مضبوط کر کے بیماری کو جسم سے باہر نکالنے کی طاقت دیتی ہے۔
- دوا کے اثرات حصے میں مثبت، منفی یا نیوٹرل ہو سکتے ہیں، مگر منفی اثر بہتر ذہنی توازن کے ساتھ برداشت کردہ جسمانی شدت کے طور پر لینا چاہیے۔

6. نسخہ نویسی کا طریقہ

- دوا کے انتخاب کے لیے مریض کی موجودہ، غالب اور مسلسل ذہنی علامات جاننا ضروری ہے۔
- مریض کی روزمرہ گفتگو اور رویے کو ہومیوپیتھی کے Repertory میں مذکور rubrics (علامات کی فہرست) کے مطابق ترجمانی کر کے دوا کا انتخاب کیا جاتا ہے۔
- علاج کے دوران مسلسل مریض کی ذہنی اور جسمانی حالت کی نگرانی اور نسخہ نویسی کے متعدد مراحل کا تعین ضروری ہے۔

7. ہیرنگ کے قانون کی نئی تشریح

- ہومیوپیتھی کا بنیادی قانون ہے کہ بیماری مرکز سے محیط کی طرف اور اوپر سے نیچے کی سمت میں ختم ہو۔
- دوا مرکز یعنی ذہن کو ہدف بناتی ہے تاکہ قدرتی علاج کی راہ ہموار ہو۔
- مریض کی عام معلومات، خیالات اور رویے کے ذریعے دوا کا انتخاب علاج کے نئے زاویے سے ہوتا ہے۔

8. مریض کی طبی نگرانی اور علاج کے اثرات کا تعاقب

- کتاب میں متعدد کیس اسٹڈیز شامل ہیں جو یہ واضح کرتے ہیں کہ دوا کے اثرات کا صبر سے مشاہدہ اور مریض کے ذہنی رویے کی صحیح تشخیص کامیاب علاج کی بنیاد ہے۔
- علامات کی تبدیلی، جسمانی فضلہ جات کا اخراج، اور ذہنی بہتری کے ساتھ ساتھ نسخہ میں ترمیم کی جاتی ہے تاکہ مکمل شفا ممکن ہو سکے۔

9. انقلاب برپا کرنے والے خصوصیات (Distinguishing Features)

- دوا کی تشخیص صرف نایاب یا مخصوص علامات پر نہیں بلکہ مریض کی موجودہ ذہنی حالت پر منحصر ہوتی ہے۔
- دوا کا انتخاب اور علاج کا عمل ایک منطقی اور سائنسی طریقہ کار پر مبنی ہے جس میں مریض کی بیان کردہ علامات کو ریاضی کی طرح درست طریقے سے سمجھنا شامل ہے۔

- مریض کی حالت میں کوئی بھی نیا، غالب اور مسلسل ذہنی عنصر نسخہ نویسی میں تبدیلی کی بنیاد ہوتا ہے۔
- علاج کا مقصد نہ صرف بیماری کی ظاہری علامات کو کم کرنا بلکہ جسم کو قدرتی توازن کی حالت میں واپس لانا ہے۔

یہ کتاب ہومیوپیتھی کو زیادہ سائنسی، مستند اور مؤثر بنانے کی کوشش ہے جس میں کلاسیکی اصولوں کو ایک نئے عملی اور تجرباتی زاویے سے دیکھا گیا ہے۔ یہ ہومیوپیتھس کو عقل مندی سے نسخہ نویسی اور مریض کی بہترین دیکھ بھال میں رہنمائی کرتی ہے تاکہ ایک مکمل، تیز اور پائیدار شفا حاصل ہو سکے۔

تمام یہ تصورات ڈاکٹر ایم ایل سیہگل کی تحقیق اور عملی تجربات کی بنیاد پر مرتب کیے گئے ہیں اور ہومیوپیتھی کے شعبے میں ایک نئی راہ ہموار کرتے ہیں۔

ہومیو فیزیشن

زاہد علی مغل (03123379978)

پہلا باب

ہومیوپیتھی کے قوانین پر ایک نظر

ہومیوپیتھی کو ایک طبی سائنس کے طور پر تسلیم نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ یہ اپنی علاجی صلاحیتوں میں قطعیت نہ حاصل کرلے اور موجودہ 'ہٹ اینڈ ٹرائل' کے طریقہ کار کی جگہ کوئی سائنسی طور پر مکمل اور درست طریقہ کار اختیار نہ کرلے۔

ایک ہومیوپیتھک معالج کو دوا تجویز کرنے سے پہلے یہ جاننے اور سمجھنے کی صلاحیت ہونی چاہیے:

- وہ کیا توقع کرتا ہے کہ اس کا نسخہ کرے گا؟
- وہ بیماری کو کس سمت میں حرکت پذیر دیکھنا چاہتا ہے؟
- وہ مریض کو کیا بتائے گا کہ وہ کیا توقع رکھے؟
- کب مریض کو رپورٹ کرنا ضروری ہو گا؟
- کب رپورٹ کرنا ضروری نہیں، بلکہ اگلی دوا کا انتظار کرنا چاہیے؟

اب تک یہ ممکن کیوں نہیں ہو پایا؟
کیونکہ نظریہ میں ہم نے قوانین جیسے کہ
(i) Law of Similars؛
(ii) Hering's Law of Cure (یعنی بیماری کو اندر سے باہر، اوپر سے نیچے کی جانب جانا

چاہیے اور علامات اس کے آنے کے الٹ آرڈر میں ختم ہونی چاہئیں)؛
(iii) ایک دوا، ایک خوراک ایک وقت میں؛ کے بارے میں بات کی ہے۔

یہ قوانین بلاشبہ سائنسی ہیں، مگر غالباً ہمیں ان قوانین کی اہمیت کو سمجھنے کی میراث میں وہ بصیرت نہیں ملی۔ فی الحال ہم دیکھتے ہیں کہ دوا تجویز کرنے کے بعد، کیا بیماری واقعی ان قوانین کے مطابق حرکت کرتی ہے یا نہیں۔

اگر نہیں، تو ہمیں یہ سمجھنا ہو گا کہ کیوں نہیں؟ اور اگر یہ قوانین ہر حالت میں لاگو نہیں ہوتے، تو پھر سوال اٹھتا ہے کہ کیا علاج کو ہومیوپیتھی کا طریقہ علاج سمجھنا چاہیے؟

ان تجربات کے بجائے، ہم نے بیماری کے اسباب کی جانچ پڑتال کر کے فلسفیانہ نظریات پر عمل کیا جیسے 'Miasms' اور انہیں ہماری دوا کے انتخاب کی بنیاد بنایا۔ یہاں ہم اپنی راہ سے بھٹک گئے۔ لیکن یہی سائنسی تحقیق کا راستہ ہے۔

سائنس کیا ہے؟
سائنس ہر تحقیق میں قطعیت، درستگی اور تجزیاتی انداز شامل کرتی ہے۔ وہ اپنے نتائج کی جانچ پڑتال کرتی ہے۔ بغیر تصدیق کے سچائی، سچائی نہیں سمجھی جاتی، اور بغیر آزمائش کے سائنس نہیں۔

ہومیوپیتھی کی سائنسی بنیاد
ہومیوپیتھی کی سائنسی بنیاد تب ہی قائم ہو سکتی ہے جب ہر صورت میں، ایک واحد دوا دی جائے اور

وہ واقعی similimum ثابت ہو۔ اس کے بعد دوا کو مرکز سے کنارے تک اثر کرنا شروع کرنا چاہیے اور بیماری کا شدت کا خاتمہ بھی اسی ترتیب میں ہونا چاہیے۔

similars کیا ہے؟

اگر دوا کی مخصوص علامات مریض کی علامات سے میل کھاتی ہیں تو اسے similer کہا جاتا ہے۔ مگر اگر وہ واقعی true similar ہے تو اسے ہمیشہ اسی طرح عمل کرنا چاہیے۔ similars ایک دوسرے کو رد کرتے ہیں اگر وہ متضاد سمتوں میں ہوں۔ زیادہ طاقتور والا غالب آتا ہے۔

اگر مریض کو دی گئی دوا واقعی similar ہے، تو یہ جسم سے کسی نہ کسی قدرتی راستے سے بیماری کو باہر نکالنے لگتی ہے۔ یہ expulsions کی صورت میں ہوتے ہیں جیسے ناک، آنکھوں، منہ، پیشاب کی نالی، مقعد یا جلد کے ذریعے۔

مرکز کہاں ہے؟

دوا کا ہدف مرکز ہونا چاہیے، اور یہاں مرکز کا مطلب ہے "mind" یعنی ذہن، جو ارادہ (Will) اور سمجھ (Understanding) پر مشتمل ہے۔ mind بیماری کے مرکز کے طور پر کام کرتا ہے، اور ذہنی توازن جسمانی توازن کا مرکز ہے۔

لہٰذا دوا کے اثر کا آغاز ذہن سے ہونا چاہیے، پھر جسم کے دیگر حصے آہستہ آہستہ بہتر ہونے چاہئیں۔

ہمارے پاس موجود کل علامات کو مجموعی طور پر لینے کے بجائے ہمیں ذہن کی موجودہ اور غالب علامات پر دھیان دینا چاہیے تاکہ ہم صحیح دوا منتخب کر سکیں۔

ہومیوپیتھی کا علاج اسی اصول پر مبنی ہونا چاہیے تاکہ دوا مرکز کو نشانہ بنائے، اور بیماری طبیعی ترتیب میں، مرکز سے کنارے کی طرف ختم ہو۔

یہی اصول ہومیوپیتھی کے قوانین کے مطابق علاج کی کامیابی کی کنجی ہے۔

دوسرا باب

ایک نیا تصور (A New Concept)

Revolutionized method — ایک نیا تصور جو مکمل طور پر ہومیوپیتھی کے اصولوں اور قوانین پر مبنی ایک عملی طریقہ کار ہے۔

میں revolutionized method کی بات کرنے سے پہلے یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ہومیوپیتھی میں دوائیاں تجویز کرنے کے کئی طریقے ہیں، مثلاً:

- ایک دوا ایک خوراک کے اصول پر
- ایک دوا کئی خوراکیں دن میں
- دو دوائیں متبادل طور پر چار سے چھ خوراکیں دن میں
- کم potencies میں کئی دواؤں کا مرکب
- mother tincture کی متعدد مرکبات

اور دوائیاں منتخب کرنے کے کئی طریقے بھی ہیں، جیسے:

- مرض، عضو یا مریض کی مجموعی حالت کی بنیاد پر pathological اور biological alterations کے ذریعے
- جسمانی خارج ہونے والے مواد کے رنگ اور شکل کے مطابق، جیسے stool اور blood

یہ تمام طریقے ہومیوپیتھی کی کلاسیکی طریقہ کار کو تسلیم کرتے ہیں مگر ہر ایک کا اپنا عقیدہ اور دلیل ہوتی ہے تاکہ وہ اپنے طریقہ کو جائز ثابت کر سکیں۔ علاج کے نتائج پر منحصر ہے کہ وہ علاج بیماری کو کم کرنے کی کوشش کر رہا ہے یا مرض کو جڑ سے ختم کرنے کے لیے قوانین اور اصولوں کی پیروی کر رہا ہے۔

یہ انقلاب شدہ طریقہ یہ اصول رکھتا ہے کہ دوا کی تجویز عام، سب سے عام اور عموماً مریض میں پائے جانے والے symptoms کی بنیاد پر کی جاتی ہے، جو سب مریضوں میں تقریباً یکساں ہوتے ہیں۔ یہ classical method سے بالکل مختلف ہے جہاں دوا uncommon, rare اور peculiar symptoms کی بنیاد پر تجویز کی جاتی ہے۔

نتائج کے لحاظ سے دونوں طریقے یکسر مختلف ہیں۔ انقلاب شدہ طریقہ میں دوا mental symptoms کی بنیاد پر دی جاتی ہے، خصوصاً present, predominating, اور persisting symptoms پر توجہ دی جاتی ہے۔ دوا سب سے پہلے ان ذہنی علامات کو متوازن کرتی ہے جن کی بنیاد پر وہ دی گئی ہے اور پھر جسم سے کسی ایک یا زیادہ نکلنے والے natural outlets سے expulsion شروع ہوتی ہے، جیسے کہ نزلہ، آبِ چشم، ناک، پیشاب، پاخانہ یا جلد وغیرہ۔ اس کے ساتھ ساتھ متعلقہ diseased organ میں آرام اور شفا آتی ہے۔

مثال کے طور پر: ایک مریض کان کے درد کے لیے آیا۔ اس نے کہا کہ دن بھر درد تھا لیکن اس نے اسے نظر انداز کیا کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ اچھا ہو جائے گا۔ لیکن درد نہیں گیا، اور رات کو مزید تکلیف دینے لگا۔ مریض کے mental state کے مطابق، rubrics جیسے

FRIVOLOUS, CAREFUL, اور ANXIETY for others منتخب کیے گئے اور baryta carb دوا تجویز کی گئی۔

دوا لینے کے بعد سب سے پہلے وہ تین mental symptoms جو دوا پر مبنی تھے، معمول پر آئے، پھر نزلے کی روانی شروع ہوئی، اور اس کے ساتھ کان کا درد بھی ختم ہو گیا۔ یہ ضروری نہیں کہ درد پہلے ختم ہو یا خارج ہونے والی چیز (discharge) پہلے شروع ہو، دونوں صورتیں ممکن ہیں۔

classical method کے برعکس، جو uncommon اور peculiar symptoms کی بنیاد پر دوا تجویز کرتا ہے، انقلاب شدہ طریقہ عام، روزمرہ کے symptoms پر مبنی ہے۔ classical method میں توقع ہوتی ہے کہ بیماری Hering's law of cure کے مطابق cure کی سمت اختیار کرے، یعنی disease اندر سے باہر، اوپر سے نیچے، اور آنے کے الٹے آرڈر میں ختم ہو۔

انہی grounds پر، revolutionized method مریض کے present, predominating mental symptoms کو دوا کے انتخاب کے لیے لیتا ہے اور علاج کا مقصد ان علامات کی بنیاد پر دوا منتخب کرنا ہے تاکہ بیماری کو جسم سے باہر نکالا جا سکے اور recovery ہو۔

اس کے بعد ہم نے یہ بات سمجھنی ہے کہ body کے secretions اور toxins کہاں سے آتے ہیں، وہ کیسے جمع ہوتے ہیں اور disease کی وجہ بنتے ہیں۔ جسم کی بنیادی functions assimilationاور elimination کے نظام پر قابو پانا ضروری ہے۔

اگر assimilation اور elimination natural order کے تحت disciplinarily جاری رہیں تو جسم صحت مند ہے۔ لیکن اگر اس میں خلل آئے تو disease کی حالت بنتی ہے۔ صبح سے شام تک جسم روتین کی بنیاد پر assimilation اور elimination کرتا ہے، یعنی جسم کو خوراک کی ضرورت ہوتی ہے اور غیر ضروری مادے خارج کیے جاتے ہیں۔ اگر اس نظام میں بگاڑ آئے تو یہ sickness کے طور پر ظاہر ہوتا ہے۔

یہ abnormal discharges ایک ترتیب کا اتباع کرتے ہیں؛ یہ odd numbers میں دورانیہ رکھتے ہیں (مثلاً 3، 5، 7 دن)، اور ان کی شدت شروع میں کم، پھر peak پر زیادہ، اور بعد میں کم ہوتی جاتی ہے۔ یہ phases کم ہوتی شدت اور کم دورانیہ کے ساتھ آتے ہیں، اور ہر phaseکے بعد جسم بہتر محسوس کرتا ہے۔

یہ امر واضح ہے کہ دوا کا کام اس natural order کو بحال کرنا ہے تاکہ جسم اپنی مرضی سے toxinsکو خارج کرے اور علاج ہو سکے۔

تیسرا باب

The Law of Sickness, Law of Life, Law of Cure and their Corresponding Relationships

تب تک ہم نے انقلاب زدہ طریقہ (Revolutionized Method) اور classical طریقہ کار کے بیچ بنیادی فرق جان لیا ہے کہ بیماری یا مرض کا ازالہ کس طرح سے ہوتا ہے اور دوا کا انتخاب کس اصول پر ہوتا ہے۔ ساتھ ہی ہم نے جسم کے حیاتیاتی کاموں Assimilation (جذب) اور Elimination (رہائی) کی نورمل اور غیر نورمل حالتوں کے بارے میں بھی جانا۔

آئیں سب سے پہلے صحت اور بیماری کی حالت کو اس طریقے سے واضح کریں۔
اگر Assimilation اور Elimination ایک منظم اور مقررہ طریقے سے ہو رہے ہوں، یعنی مؤثر طریقے سے کام کر رہے ہوں تو اسے صحت کا مظہر سمجھا جائے گا۔ اور اگر یہ کام آزادانہ اور ضابطے کے بغیر ہو رہے ہوں، تو یہ بیماری کی نشانی ہے، جسے ہم Degenerative Process کہیں گے، اور اسے Assimilation اور Elimination کی حالت نہیں سمجھیں گے۔

کلاسیکل ہومیوپیتھی میں بیماری کی صورت میں جسم سے خارج ہونے والے مادے یا رطوبت کو ایک خوش آئند نشانی سمجھا جاتا ہے، چاہے وہ مرض کے ذریعہ قدرتی گزرگاہوں سے ہوں یا کسی عضو کی بیماری کے باعث غیر قدرتی راستوں سے۔

لیکن انقلاب زدہ طریقہ میں ان بے ضابطہ خارج ہونے والے مادوں کو جسم کی خرابی اور بیماری کی جانب لے جانے والا عمل تسلیم کیا جاتا ہے، یعنی Degeneration کہلاتا ہے۔

اب یہ جاننا ضروری ہے کہ بیماری کی اصل حقیقت کیا ہے۔ درد، بخار، ناک، معدہ، پیشاب، جلد سے خارج ہونے والی رطوبت یا کسی عضو کا خراب ہو جانا، بیماری نہیں بلکہ جسم کی کوشش ہے ان گہرے زہر یا مواد کو باہر نکالنے کی جو جسم میں جمع ہو چکا ہے۔ یہ ایک قسم کی self-cleansing یا خود کی صفائی ہے۔
یہ کوشش کبھی قدرتی راستوں سے ہوتی ہے، اور کب وہ راستے بند ہو جائیں تو غیر قدرتی راستے بن جاتے ہیں، مثلاً کسی عضو کی خرابی یا زخم وغیرہ۔
لہٰذا، اگرچہ نقصان دہ علامات ظاہر ہوتی ہیں، لیکن یہ signs نہیں بلکہ جسم کے دفاعی اور صفائی کے عمل کا حصہ ہیں۔

درد اور بخار بیماری نہیں بلکہ disease اور مرکزی دماغ (centre) کے باہم تصادم کے سبب پیدا ہونے والا reaction یا self-defense ہے۔ محل وقوعی (local) تبدیلیاں جسم میں inefficiency کی علامت ہوتی ہیں۔ جیسے اپٹائٹ کی کمی، کمزوری، بخارات وغیرہ، جو اس خود صفائی کے عمل کی کمزوری کا ثبوت ہیں۔

اب بیماری کی دو حالتیں سمجھیں:

- Acute (جو ایک مختصر مدت کے لئے ہوتی ہے)

- Chronic (جو لمبے عرصے تک برقرار رہتی ہے)

لہٰذا، بیماری کی اصل حالت یہی ہے کہ جسم ایک خاص نظم کے تحت berserk مواد یا toxin کو خارج کرنے کی کوشش کر رہا ہے، اگر یہ خارج نہ ہو تو اسے بیماری اور degeneration کہتے ہیں۔

Acute بیماری میں یہ خروج ایک مقررہ مقررہ مدت کے لیے ہوتا ہے جیسے 3، 5، 7، 9، 11، 13 یا 15 دن، اور خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔ اس دوران علامات کی شدت ابتدا میں کم، درمیان میں زیادہ، اور اختتام پر کم ہو جاتی ہے۔ عام طور پر اکثر بیماریوں کا دورانیہ پانچ دن ہوتا ہے۔

Chronic بیماری میں اس خروج کا عمل بے ضابطہ اور طویل عرصے تک جاری رہتا ہے، مگر اس میں دوا کی مدد سے اسے Acute کی طرح بنانا ممکن ہوتا ہے تاکہ جسم کا نظام خود کو دوبارہ منظم کر سکے۔

بہترین نتیجہ تب آتا ہے جب دوا دی جائے جس سے chronic بیماری کا رجحان acute بن جائے، یعنی خروج کا وقت مقرر ہو جائے اور علامات کی حد کم ہو جائے۔ ہر دفعہ aggravation کی شدت، دورانیہ اور تعداد کم ہوتی جائے۔

اس طبی طریقہ کار کا اہم اصول یہ ہے کہ دوا کی تاثیر تبھی ہو گی جب وہ اس بیماری کے مرکز (یعنی دماغ) کو نشانہ بنائے، تاکہ وہ از سر نو جسم کی قدرتی صفائی کے عمل کو شروع کرے۔

یہ دوا mental symptoms پر مبنی ہوتی ہے، جو مریض کی موجودہ، غالب اور مسلسل mental حالتوں کی نمائندگی کرتی ہیں۔

یہ دوا جسم میں جمع شدہ toxins یا excreta کو خارج کرنے کے قدرتی عمل کو دوبارہ بحال کرتی ہے، جس سے جسم کی صحت بہتر ہو جاتی ہے۔

اختتام پر یہ بتایا گیا ہے کہ یہ نظریہ اور طریقہ کار صرف ایک مفروضہ نہیں بلکہ مریضوں پر کیے گئے تجربات اور مشاہدات کی بنیاد پر تیار کیا گیا ہے، اور یہ علاجی عمل chronic اور acute دونوں حالتوں میں کام کرتا ہے۔

چوتھا باب

Unreal Sickness and Suppression

(غیر حقیقی بیماری اور دباؤ)

پچھلے ابواب میں میں نے درج ذیل باتیں لکھی ہیں:

(A) دو مختلف مراحل جن کی اپنی خصوصیات ہیں۔ یہ دو مراحل ہیں acute اور chronic ۔ ان کی خصوصیات یہ ہیں:

- Acute کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ ایک گزرتا ہوا مرحلہ ہے، جو خود بخود آتا اور جاتا ہے بغیر دوا کے مدد کے؛ اس کا مطلب ہے کہ centre مکمل کنٹرول میں ہے اور بغیر کسی خارجی مدد (یعنی دوا) کے صورت حال کو سنبھال سکتا ہے۔
- Chronic کی خصوصیت یہ ہے کہ centre اپنی جدوجہد کے ساتھ بیماری کے خلاف مدد طلب کر رہا ہے، کیونکہ وہ اپنی طاقت میں خود کو کمزور سمجھتا ہے۔ یہ بیماری، جو centre کو چیلنج کر رہی ہے، غالب نظر آتی ہے اور centre کی متوازن حکمرانی کو خطرے میں ڈال رہی ہے۔

(B) Centre کا کردار centre : کی ذمہ داری ہے کہ وہ جسم کو مجموعی طور پر درست طریقے سے قائم رکھے، مرمت کرے، اور اس کی حفاظت کرے۔ centre سوچنے اور چاہنے کے افعال بھی انجام دیتا ہے۔ یہ جسم کے دیگر حصوں جیسے اعضا اور حواس کی کارکردگی بھی کنٹرول کرتا

ہے۔ ان افعال کی حالت یہ ہے کہ وہ نقصان اور خطرے کی رپورٹ کرتے ہیں، احکامات وصول کرتے ہیں اور عمل کرتے ہیں۔ اپنے کام کے عوض وہ خوراک کے طور پر معاوضہ طلب کرتے ہیں۔ اسی لئے جسم میں تمام بے ترتیبی، غیر معمولی حالات اور غیر توازن centre کی کمزوری یا عدم توازن سے منسلک کیے جاتے ہیں۔ لہٰذا ہم دیکھتے ہیں کہ centre اپنی پوری کوشش کرتا ہے کہ degeneration یعنی تحلیل کی قوتوں کے حملے کے خلاف مزاحمت کرے۔

(C) زندگی کا کردار: یہ اندر سے باہر کی طرف جیتا ہے centre کے حکم کے تحت۔

(D) Degeneration:

degeneration کی قوتیں centre کے جزو سے ملتی جلتی مگر زیادہ طاقتور ہوتی ہیں اور centre کے جزو کو تبدیل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔

اب ہم revolutionized method کے اصولوں کے تحت منتخب دوا، جسم میں قدرتی ترتیب) جسم کی منظم کارکردگی یعنی health کی علامت (اور degeneration کے عمل (بیماری کی علامت) کے درمیان تعلق تلاش کریں گے۔

سب سے پہلا سوال جو ذہن میں آتا ہے وہ یہ ہے، "کب مریض کو دوا دینا ضروری سمجھا جائے؟" واضح ہے، "جب کوئی شخص واقعی بیمار ہو"، اور اس کا مطلب کہ کوئی غیر حقیقی بیماری بھی ہو سکتی ہے۔

غیر حقیقی بیماری(Unreal Sickness)

غیر حقیقی بیماری کوئی نئی بات نہیں ہے، بلکہ وہی چیز ہے جو پہلے مختلف الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔
صحت کی حالت میں، انسانی جسم ایک نظم وضبط کی پابندی کرتا ہے۔ یہ نظم وضبط
assimilationاور elimination کی مخصوص سرگرمی میں ظاہر ہوتا ہے، جو زائد
خواہشات یا اضافی اخراجات کی صورت میں جسم کے معمولات سے باہر ہوتے ہیں۔
ہم اس سرگرمی کی مدد سے جانتے ہیں کہ جسم قدرتی ترتیب میں کام کر رہا ہے۔
یہ حالت ایک گزرتا ہوا مرحلہ ہے اور بغیر دوا کے خود بخود ختم ہو جاتی ہے۔ اگرچہ ہم اسے صحت کی علامت سمجھتے ہیں، لیکن یہ بے آرامی ضرور دیتی ہے۔ ہم اسے unreal sickness کہتے ہیں کیونکہ اس میں دوا کی ضرورت نہیں اور اسے خود بخود جانے دینا چاہیے۔

دباؤ(Suppression)

یہاں classical homeopathy اور revolutionized method کے درمیان ایک اور فرق سامنے آتا ہے۔ ہم نے homeopathy کی کتابوں میں یہ سنا ہے کہ بیماریوں کو دباؤ (suppression) کیا جاتا ہے۔ پہلے دباؤ کے مطلب کو واضح کرتے ہیں۔
دباؤ کا مطلب ہے، کچھ چیز جو ظاہر ہونا چاہتی ہے، نکلنا چاہتی ہے یا خلاصہ چاہتی ہے لیکن اسے باہر آنے نہیں دیا جاتا۔

اسی وجہ سے revolutionized homeopathy میں ہم اس وقت دوا نہیں دیتے جب جسم خود کو صاف کرنے، ترتیب دینے یا توازن بحال کرنے کے عمل میں مصروف ہو، جس کی وجہ سے اخراج ہوتا ہے۔

اگر کوئی جسم سے خارج ہونے والی چیز کو باہر جانے نہ دے تو یہ دب جاتی ہے اور بیماری کا باعث بنے گی۔ اس لیے ہم دوسروں کو بھی نصیحت کرتے ہیں کہ دوا سے پہلے ان دو عملوں یعنی طبیعی ترتیب اور degeneration کو سمجھیں تاکہ نقصان دہ بیماریوں سے بچاؤ ہو سکے۔

دباؤ کا مطلب classical method میں مختلف ہوتا ہے، جہاں اسے Hering's law کے تحت سمجھا جاتا ہے کہ بیماری دبانے سے وہ ایک عضو سے دوسرے عضو میں چلی جاتی ہے۔ مثلاً جلد کی بیماری کو دبایا گیا تو وہ آنتوں میں چلی جاتی ہے، پھر اسے بھی دبایا تو نئی بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ classical method کے مطابق پچھلی بیماریاں ایک ایک کر کے واپس آئیں گی اور آخر میں ختم ہوں گی۔

ہم کہتے ہیں classical method میں استعمال ہونے والا "suppression" کا مطلب ٹھیک نہیں، کیونکہ اس کا مطلب بیماری کی شکل یا جگہ بدل جانا ہے اور degeneration کے عمل کی علامت ہے نہ کہ بیماری کا ظہور۔

دوا کب دینا چاہیے؟

دوا تب دی جانی چاہیے جب degeneration کا عمل جاری ہو۔

دوا کے استعمال کے بعد، دوا کے اثر کو جانچنے کے لیے ہمیں علامات کو یاد رکھنا ضروری ہے جن پر دوا دی گئی ہے، خاص طور پر مریض کے ذہنی حالت کی علامات پر۔

پانچواں باب

ٹیسٹ آف ایکیوریسی آف اے ریمیڈی

ہم نے انسانی جسم کی بنیادی فزیالوجی کے بارے میں سیکھا ہے، خاص طور پر ان کی اہم سرگرمیوں یعنی Assimilation اور Elimination کے متعلق۔ یہ جانے کہ یہ سرگرمیاں کیسے کام کرتی ہیں، چاہے وہ قدرتی نظام (Natural Order) کے تحت ہوں یا Degenerative Process کے تحت۔

اب ہم یہ سیکھیں گے کہ ریمیڈی دیے جانے کے بعد کیا ٹیسٹ کرنا چاہیے تاکہ معلوم ہو سکے کہ ریمیڈی واقعی کام کر رہا ہے یا نہیں۔ کیونکہ صحیح مدد کا مطلب ہے مرکز (centre) کو مضبوط بنانا۔ لیکن اگر ایک ریمیڈی Disease کی قوت میں اضافہ کر دے اور اس کے ساتھ مل کر مرکز کے خلاف لڑے، تو یہ مدد نہیں بلکہ خطرہ ہے۔

یہ بات واضح کر دینی چاہیے کہ صرف کارروائی شروع ہو جانا) جو بعض لوگ Homeopathic aggravation سمجھ لیتے ہیں (اس کا مطلب نہیں کہ ریمیڈی نے مرکز کی مدد شروع کر دی ہے۔ ریمیڈی کا کام مرکز کی مدد کرنا، اس کی طاقت کو بڑھانا اور اسے مرض کے خلاف لڑنے کے قابل بنانا ہے۔ اس سے مرکز اپنی حکومت کو قدرتی ترتیب میں چلانے کے قابل ہوتا ہے۔

یہی وہ مقام ہے جہاں Hahnemann کے "principle of cure" کا اطلاق ہوتا ہے، جو کہ "gentle, quick and permanent" ہونا چاہیے۔

ریمیڈی کی ایکیوریسی کے لیے لازمی ٹیسٹس:

1. Recovery ہمیشہ from within outwards, یعنی from mind to physicals شروع ہونی چاہیے۔ ذہن کو وہ اعتماد واپس ملنا چاہیے جو اس نے مرض کے دباؤ کی وجہ سے کھو دیا تھا۔
2. جس mental states کی بنیاد پر ریمیڈی دی گئی ہے، وہ نارمل ہونی چاہیے، یعنی زیادہ یا بڑھا ہوا شدہ علامات ختم ہو جانی چاہئیں۔ مریض کے ذہنی حالات کو Kent's Repertory کے روبرکس کی صورت میں منتقل کیا جاتا ہے۔

مثلاً اگر کسی مریض کو یہ روبرکس دی گئی ہوں:

A. ENNUI

(مریض چاہتا ہے کہ اس کی پریشانی جلد ختم ہو جائے کیونکہ وہ ان سے بور ہو چکا ہے)

B. DELUSIONS wrong suffered, has

C. DELUSIONS injury, injured, is being

تو توقع کی جاتی ہے کہ ریمیڈی لینے کے بعد یہ علامات کمزور ہونی چاہیے اور مریض کو سکون محسوس ہونا چاہیے۔

3. جسم کے تمام نظام، جیسے Appetite، Taste، Strength وغیرہ معمول پر آنا شروع ہو جانے چاہیے۔ Respiration، Circulation اور Excretion کو اپنی نارمل حالت واپس لانا چاہیے۔

صرف یہ سوچنا کہ ریمیڈی نے expulsive process کو شروع کیا ہے، کافی نہیں ہے کیونکہ بعض اوقات اسے Homeopathic aggravation سمجھا جاتا ہے جو کہ غلط فہمی ہوتی ہے۔

Expulsion کی اقسام:

1. جب disease predominant ہو:

ایسے کیسز میں weaker similar جو کہ مرکز کا حصہ ہے، اسے disease force گھائل کر باہر نکال دیتا ہے۔ کیونکہ weaker similar مرض کے خلاف مؤثر لڑائی نہیں کر پاتا۔ اس کی کوشش self-defence کی صورت میں ہوتی ہے۔ اس صورت میں جسم کی توانائی دیگر نظاموں سے واپس لے لی جاتی ہے، جس کی وجہ سے Appetite ختم ہو جاتی ہے، Nerve vitality کمزور ہوتی ہے اور عمل خودکار (automatism) سست ہو جاتا ہے۔

2. جب centre predominant ہو:

ایسے حالت میں مرکز کا similar غالب ہوتا ہے، ممکن ہے خود یا ریمیڈیوں کی مدد سے۔ expulsions سکون دہ، خوش ذائقہ، درد سے پاک، یا متحرک ہو سکتے ہیں کیونکہ مرکز کے اجزاء توازن میں ہوتے ہیں اور مکمل کنٹرول رکھتے ہیں۔

چھٹا باب

ڈیجنریٹو پروسیس (Degenerative Process)

اب تک ہم نے پچھلے ابواب کے ذریعہ سیکھا ہے کہ دوا کے اثر سے کیا توقع کی جاتی ہے؛ اور یہ بھی کہ دوا کی افادیت کی پیمائش کیسے کی جائے۔ یہ ضروری ہے کہ دی گئی دوا وقوع پذیر ہو اور مرض کو جسم سے باہر نکالے، یعنی اندر سے باہر کی طرف، مرکز سے حد تک، اور مرض کے ظہور کی الٹی ترتیب میں اسے ختم کرے۔

اس باب میں ہم "ڈیجنریٹو پروسیس" کی تفصیلات سے پردہ اٹھائیں گے۔ ہم دیکھیں گے کہ یہ عمل جسم میں کیسے ہوتا ہے اور انقلاب شدہ طریقہ (Revolutionized Method) کے مطابق دوا کے انتخاب کا اس سے کیا تعلق ہے۔

ہر طبی نظام کے ماہرین کا یہ عام خیال ہے کہ بیماری دو اقسام کی ہوتی ہے: حاد (acute) اور مزمن (chronic)۔ لیکن ہم انقلاب شدہ طریقے میں اسے ایک نئی جہت دیتے ہوئے بیماری کو تین حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ ان میں ایک "غیر حقیقی بیماری (Unreal Sickness)" ہے، اور باقی دو "حقیقی بیماری (Real Sickness)" کے زمرے میں آتے ہیں۔

جیسا کہ ہم پہلے ہی باب 4 میں "غیر حقیقی بیماری" کی تفصیل بیان کر چکے ہیں، اب ہم "حقیقی بیماری" کا جائزہ لیں گے کہ یہ کیسے کام کرتی ہے اور اس کے مختلف حصے کیا ہیں۔ ظاہری طور پر یہ بات عام

ہے کہ حاد اور مزمن دو الگ بیماریاں ہیں، لیکن ہمارے مشاہدے سے یہ دونوں ایک ہی جڑ کے درخت کے دو شاخیں ہیں، جو مختلف رفتار اور شدت سے ظاہر ہوتی ہیں۔

یہ ظاہری فرق مزید بڑھ جاتا ہے جب بیماری کا تیزی سے اثر ہو، جسے ہم عام طور پر حاد کہتے ہیں اور وقت کم ہوتا ہے علاج کے لئے، اور اگر بیماری سست ہوتی ہے تو اسے مزمن کہا جاتا ہے جس میں زندگی کو فوری خطرہ نہیں ہوتا، اور علاج کے لئے کافی وقت ہوتا ہے۔ اصل میں دونوں کی اساس ایک ہی ہے۔

اسی وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ "مزمن بیماری" حقیقت میں کبھی جسم کو نقصان پہنچانے کے لئے خود بیماری کا خود کو خراب نہیں کرتی بلکہ اسے حاد حالت میں تبدیل کرنا پڑتا ہے تاکہ وہ جسم پر حملہ کر سکے، کبھی آہستہ کبھی تیزی سے۔

لہٰذا دوا کا انتخاب ہمیشہ موجودہ یا حالیہ حالت (Present) پر مبنی ہونا چاہیے۔

آیئے پہلے یہ فرق سمجھیں کہ کسی عمل کی وجہ (cause) اور اس کے اثر (effect) میں کیا فرق ہے۔ بیماری کی بات کریں تو ہم کہتے ہیں کہ کسی وجہ سے بیماری ہو سکتی ہے، لیکن وہ جب تک جسم میں خاموش یا بے عمل ہے، اسے وجہ نہیں کہا جا سکتا۔ یہ صرف ایک مادہ ہوتا ہے جو کل بیماری کا سبب بن سکتا ہے اگر وہ عمل میں آجائے۔

جب یہ مادہ عمل میں آجاتا ہے تو وہ بیماری کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اس سے پہلے، اگر جسم میں جتنا بھی مادہ ہو، جسم اس کو ہضم یا خارج کر دیتا ہے یا ان دونوں عمل سے اسے قابو میں رکھ لیتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ بیماری کی "موجودہ حالت "ہی اہم ہے، جو اثر ظاہر کرتی ہے اور جو بیماری کی اصل ہو سکتی ہے، اور یہ بیمار کی زبان یا حرکتوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ انسانی زبان نے ان تاثرات کو الفاظ کی شکل دی ہے، جو اکٹھے ہو کر بیمار کی علامات بن جاتے ہیں۔

ہمارے تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ ان تاثرات کو جب دوا کے انتخاب کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو موجودہ، غالب، اور مستقل علامات کو ظاہر کرتے ہیں، تو یہ دوا جسم میں ذخیرہ شدہ مواد کو باہر نکالنے کے لئے تحریک دیتی ہے، جو پہلے موجود تھا لیکن تحریک نہ ہونے کی وجہ سے جسم میں ٹھہر گیا تھا۔

یہ تحریک یا تحریک کی وجہ سے جسم میں خارج ہونے والے مادے عموماً نقصان دہ نہیں ہوتے۔ لیکن جو مادے جسم سے خارج نہ ہوں، وہ جامد ہو جاتے ہیں، زہریلے (toxin) بن جاتے ہیں اور اس طرح جسمانی ٹشو کو نقصان پہنچا کر بیماری کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

اس لئے ہم نے نتیجہ نکالا ہے کہ بیماری کی اصل وجہ "ٹوکسن (Toxin) "ہے۔ اسے ہم "ظاہری وجہ "کہتے ہیں کیونکہ اس کے بننے میں کئی عوامل شامل ہوتے ہیں جو جسم میں زہریلا مواد جمع کرتے ہیں۔

انقلاب شدہ طریقہ کی سب سے بڑی خاصیت یہ ہے کہ یہ ہمیں وہ دوا منتخب کرنے میں مدد دیتا ہے جو بیماری کی اصل وجہ کو ہدف بناتی ہے اور اس کے بعد مخصوص عضو کی بیماری کو ٹھیک کرنے لگتی ہے۔

کوئی اور طریقہ ایسا تعلق نہ تو دے سکتا ہے اور نہ ہی اس قدر واضح کر سکتا ہے کہ موجودہ علامات (جو کہ جسم کے اندر موجود زہریلے مادے کے اثرات ہیں) اور دوا کا کیا تعلق ہے۔

دوا کو ہم ذہنی علامات کی بنیاد پر منتخب کرتے ہیں، جسمانی علامات کو پس پشت ڈال کر، کیونکہ یہی علامات بیماری کی اصل جانچ کا ذریعہ ہوتی ہیں اور دوا کے اثر سے جسم کے قدرتی نظام ہضم اور اخراج کو دوبارہ متحرک کیا جاتا ہے۔

جب یہ نظام متوازن ہو جاتا ہے تو جسم کے تمام اعضاء اپنی اصل حالت میں بہتر کام کرنے لگتے ہیں۔

یعنی دوا جسم میں ایسی حالت پیدا کرتی ہے کہ جسم خود اپنی شفایابی شروع کر دیتا ہے۔ تبدیلیاں آتی ہیں جیسے کہ منفی مادے جسم سے نکلنا شروع ہو جاتے ہیں اور قدرتی تندرستی واپس آتی ہے۔

لہٰذا، انقلاب شدہ طریقہ وہ دوا دیتا ہے جو 'قدرتی شفایابی' کو بحال کرتا ہے۔

ساتواں باب

How to Prescribe in Accordance with R.M.

(ریولیوشنائزڈ میتھڈ کے مطابق دواسازی کیسے کریں)

چونکہ ہمارا مقصد بیماری کو centre سے periphery کی طرف لے جانا ہے، اس لیے obvious طور پر ہمارا ہدف centre ہے، اور ہمارا اہم کام centre یعنی mind کو پکڑنا ہے۔ اس لیے ہمیں repertory سے centre سے متعلق rubrics کو منتخب کرنا ہو گا، یعنی mind کے rubrics۔

اس method کے لیے سب سے بہتر repertory Kent's ہے کیونکہ ڈاکٹر Kent کا چنا ہوا order سب سے زیادہ natural اور scientific ہے۔

میں یہاں Dr. Kent کی بصیرت کی طرف توجہ دلاتا ہوں جنہوں نے اپنے کام کو natural اور scientific order میں ترتیب دیا۔ یہ case بالکل accidental نہیں بلکہ well thought out ہے جس میں سب سے پہلے mind کو رکھا گیا، پھر جسم (from within outwards)، اور پھر head سے نیچے (from above downwards)۔ میں اسے natural کہتا ہوں کیونکہ nature کا growth اور existence کا order یہی ہے کہ سب سے پہلے nervous system آتا ہے اور باقی اعضا بعد میں اہمیت کے اعتبار سے آتے ہیں۔ یہ scientific بھی ہے کیونکہ physical laws کے بغیر کوئی بھی activity ممکن نہیں۔

Kentنے symptoms کو alphabetical order میں compile کیا تاکہ آسانی سے rubrics تلاش کی جاسکیں۔ لیکن rubrics کا انتخاب اور mind کی مختلف حالتوں کی صحیح تعریف کرنا بہت نرالا ہنر ہے۔

Kent کے لحاظ سے mind دو faculties پر مشتمل ہے will :اور understanding ۔ یہی اس method کے لحاظ سے mind کی anatomical description ہے۔

اب prescribing کے real objective کی طرف آتے ہیں:
پہلا step ہے "present ailment" یعنی مریض کی موجودہ تکلیف کے متعلق predominating symptoms جاننا۔ یہ ضروری ہے کیونکہ ہمیں reverse order میں علاج کرنا ہے۔ اگلا step ہے correct medicine کا انتخاب۔

repertory میں مختلف rubrics ہوتے ہیں جن کے precise meanings ہوتے ہیں۔ مریض کی زبان عام طور پر vague اور crude ہوتی ہے۔ ہمیں اس crude expression کو rubrics کی زبان میں translate کرنا ہوتا ہے۔ Rubrics کو mathematical equations کی طرح سمجھیں، اور مریض کی باتوں کو صحیح rubric میں ڈالنا ہمارا کام ہے۔

مثال کے طور پر "WEEPING" rubric کے مختلف قسمیں ہیں:

- "WEEPING causeless"
- "WEEPING without knowing why"

- "WEEPING involuntary"

ان میں ظاہری فرق بہت کم ہے لیکن معنی میں فرق ہے۔

اسی طرح "Anxiety," "Anguish," "Fear," "Restlessness," اور "Excitement" جیسے rubrics کے تفصیلی معانی یہ ہیں:

- Anxiety: کسی مشتبہ چیز کے بارے میں discomfort
- Anguish: present physical and mental discomfort
- Fear: کسی آنے والے واضح واقعے کا خوف
- Restlessness: سکون کھونے کی حالت
- Excitement: provocation سے بے چینی

cross references کی اہمیت کو بھی سمجھنا ضروری ہے، کیونکہ بعض rubrics بظاہر ملتے جلتے مگر معنی میں مختلف ہوتے ہیں، مثلاً "Hatred," "Aversion," "Loathing," اور "Disgust" کے مختلف درجات۔

prescribing کے لیے بنیادی کام ہے مریض کی present predominant symptoms کا صحیح تعین۔ مریض کی گفتگو کو مختلف rubrics میں ڈال کر درست دوا تلاش کی جاتی ہے۔

مثال کے طور پر rubric "DISTURBED, averse to being" کا مطلب ہے کسی بھی قسم کی تبدیلی یا disturbance سے نفرت کرنا۔ یہ disturbance داخلی) جیسے stool, urination) یا خارجی) جیسے noise, movement) ہو سکتی ہے۔

مریض کے expressions کو rubric میں ڈالنے کی مثالیں:

- کوئی بندہ اچانک اپنی comfortable جگہ چھوڑنے کو نہ چاہے۔
- کوئی بیماری کی وجہ سے آرام کے دوران disturbance نہ چاہے۔

جب مختلف rubrics clash کریں تو distinction کو سمجھنا ضروری ہے، مثلاً "ADMONITION, aggravation" اور عام "disturbance" میں فرق۔

ایک اور مثال rubric "Fear, suffering of" کی ہے جو patients کے مختلف حالات میں مختلف طریقے سے ظاہر ہوتا ہے جیسے درد کے خوف سے کچھ کرنے سے انکار وغیرہ۔

prescribing کے لیے بہت ضروری ہے کہ صرف مجموعی symptoms کو نہ دیکھیں بلکہ present, predominant, اور persisting symptoms کو منتخب کریں جو مریض کی موجودہ بیماری کو ظاہر کرتے ہیں۔

یہ method پیچیدہ ضرور ہے لیکن practice سے آسان ہو جاتی ہے۔ جو لوگ اس کے ساتھ لگاتار ہوتے ہیں ان کے لیے بہت مؤثر اور تیز نتائج دیکھنے کو ملتے ہیں۔

آٹھواں باب

ہیرنگ کے قانون کو نافذ کرنے کے لئے ایک نیا نظریہ

ہیرنگ کے قانون کو نافذ کرنے کے لئے ایک نیا نظر آنے والا نظریہ میرے ذہن میں آیا ہے۔ اس نئے نظریے کے ذریعے یہ توقع کی جائے گی کہ ایک دوا جو سچ میں similar ہو، وہ بدن میں قدرتی ترتیب (Natural order) کو بحال کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو، جو بدلے میں قدرتی علاج (Natural healing) کے عمل کی مدد کرتی ہے۔

چونکہ ہمارا مقصد مرض کو مرکز سے کنارے کی طرف لے جانا ہے (جیسا کہ ہیرنگ کے قانون میں کہا گیا ہے؛ چونکہ دماغ بدن کا مرکز ہے)، اس لئے ہمیں مریض کی علامات کی بنیاد پر دوا تجویز کرنی چاہیے، تاکہ منتخب دوا مرکز کو قابو میں لے سکے اور مرض کو مطلوبہ انجام کی طرف لے جاسکے۔

علاج کے عمل کے بارے میں ایک نیا پہلو

یہ نیا پہلو مرکز کے نظریے پر غالب آگیا ہے۔ یہ نیا پہلو یہ ہے کہ ایک ایسی دوا جو ذہنی حالت کی مدد سے منتخب کی جائے، پہلے بدن میں قدرتی ترتیب کو بحال کرتی ہے، جو کہ قدرتی علاج کا عمل شروع کرتی ہے۔ یہ قدرتی علاج ایک سخت نظم وضبط پر عمل کرتا ہے اور انسانی جسم کو اس کی بہترین حالت تک بحال کرتا ہے۔ لیکن ایک بہت اہم چیز یہ ہے کہ یہ خصوصیت قدرتی علاج کی شروعات

کرنے کی، مخصوص طور پر اس ذہنی حالت کے گروپ پر منحصر ہوتی ہے، جو Present, Predominating, and Persisting mental symptoms کہلاتی ہے۔

مختصر یہ کہ Revolutionized method (جسے عموماً صرف ذہنی علامات کی بنیاد پر دوا تجویز کرنے کا طریقہ سمجھا جاتا ہے)، ایک ایسی تکنیک پیش کرتا ہے جو مختلف قسم کے نتائج دیتی ہے جنہیں بالکل مختلف انداز میں سنبھالنا پڑتا ہے۔ اس باب کی عملی باتوں کی طرف بڑھنے کے لئے، میں کہنا چاہوں گا کہ جو کچھ اس موضوع پر پہلے لکھا گیا ہے وہ Revolutionized method کی موجودہ سوچ کے ساتھ ہم آہنگ ہے اور ان لوگوں کے لئے مفید ہو گا جو اسے سیکھنا چاہتے ہوں، لہٰذا میں اسے دہرانے سے گریز کروں گا اور کچھ نیا شامل کرنے کی کوشش کروں گا۔

اب دوا تجویز کرنے کے کام کے بارے میں جانتے ہیں۔ پہلا اور بنیادی کام یہ ہے کہ مریض کی موجودہ بیماری (جس کی وجہ سے بدن میں عدم توازن پیدا ہوا ہے) سے متعلق غالب علامات کو جاننا۔ اگلا اہم کام یہ ہے کہ مریض کی گفتگو کو Rubrics کی زبان میں تبدیل کرنا۔

دماغ کے اشاروں کو سمجھنا

پہلے کام کو دوبارہ بیان کرتے ہوئے میں کہنا چاہوں گا کہ جب آپ مریض کا معائنہ شروع کریں تو اسے انسانی شکل میں نہ لیں جیسا آپ جانتے ہیں، بلکہ اسے ایک انسانی کمپیوٹر سمجھیں جو ڈیٹا فراہم کر رہا ہے۔ یہ ایک سگنل دینے والی مشین ہے جو معلومات دیتی ہے جو اس کے اندر ہونے والی خرابی کا پتہ دیتی ہے۔ کیس لیتے ہوئے آپ کو ان علامات کو خود بخود اور بغیر پوچھے ہوئے اور بغیر خود آگاہی

کے نکلتی ہوئی سننا اور سمجھنا ہے۔ جو بھی آپ کے ادراک پر ظاہر ہوتا ہے وہ اہم ہے، اسی لئے Revolutionized method میں ہم ان علامات پر غور کرتے ہیں جو عام، معمول کی اور روزمرہ کی باتوں کے طور پر نظر انداز کی جاتی ہیں؛ اور انہیں کوئی اہمیت نہیں دی جاتی۔

یہ جو عام، معمول کی اور روزمرہ کی باتیں ہیں، وہ اندر چھپے ہوئے وجوہات) یعنی (toxins سے مربوط ہوتی ہیں جو بدن میں غیر معمولی حالت پیدا کرتی ہیں۔

ایک مثال دوں تا کہ یہ بات واضح ہو جائے۔ ایک شخص کو navy میں داخلے کی طبی جانچ میں اس کی آنکھوں کی وجہ سے خراب نمبر آیا-diplopia -۔ اسے تین مہینے بعد دوبارہ آنا کہا گیا۔ وہ خوفزدہ تھا کہ اگر آنکھ کی بیماری ٹھیک نہ ہوئی تو اچھی نوکری کا موقع ختم ہو جائے گا۔ اب کوئی کہے گا کہ یہ تو عام بات ہے کہ ایک شخص ایسی حالت میں ایسا سوچے؛ لیکن ہم Revolutionized method میں ایسے عام احساسات کو نوٹ کرتے ہیں۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ مریض کی ایسی باتیں زیادہ درست معلومات دیتی ہیں۔

یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ اگرچہ یہ مریض آنکھ کے مسئلہ کے علاج کے لئے آیا تھا، لیکن اس نے آنکھ کی خاص علامات نہیں بتائیں، بلکہ وہ اپنے کیریئر کی بات کر رہا تھا جو اس کی آنکھ کی بیماری کی وجہ سے متاثر ہو سکتا ہے۔ لہٰذا مریض نے اپنے پہلے دورے میں اپنا اصل مسئلہ واضح طور پر بیان کیا۔

مریض نے کہا: "ڈاکٹر، براہ کرم یہ یقینی بنائیں کہ دوا لینے کے بعد میری آنکھ کو مزید نقصان نہ پہنچے۔ اگر آپ کو یقین ہے کہ آپ علاج کر سکتے ہیں تو ہی دوا تجویز کریں۔"

میں نے اس سے سوال کیا کہ اگر آپ آنکھ کے مسئلہ کے باوجود داخلہ لے لیتے تو کیا آپ علاج کے لئے آتے؟ اس نے کہا شاید نہیں، کیونکہ وہ کئی دنوں سے اس بیماری کو نظر انداز کر رہا تھا۔

اس وقت اس کی موجودہ حالت تھی کہ وہ اپنے کیریئر کو بچانا چاہتا تھا اور جب اس نے دوا کے لئے کہا تو یہ بھی چاہتا تھا کہ میری دوا سے اسے کوئی نقصان نہ ہو۔

مندرجہ ذیل Rubrics کے تحت Hyos. 30 تجویز کی گئی اور اس نے توقع سے بڑھ کر کام کیا۔ دوا دیے جانے کے بعد سب سے پہلے اس کی ذہنی حالت یعنی fear of being betrayed کو کنٹرول کیا گیا، جس کے بعد گلے سے phlegm خارج ہوا اور آنکھ کا مسئلہ بہتر ہوا۔

ایک عام خیال جو اکثر مریض سے سننے کو ملتا ہے وہ یہ ہے کہ: "ڈاکٹر، بہت دن ہو گئے، مجھے کوئی آرام نہیں ملا۔ کب تک انتظار کروں؟" آپ مجھ سے پوچھیں گے، "اس بات میں کیا خاص ہے؟" اور مزید کہیں گے کہ یہ تو ہر مریض کی عام بات ہے جو علاج سے فائدہ نہ دیکھے۔ لیکن میں کہوں گا، "نہیں، ایسا نہیں ہے۔" مریض طویل عرصے تک خاموش رہتا ہے اور بات نہیں کرتا۔ یہ قسم کی کیفیت محض صبر کی علامت نہیں ہے۔ بلکہ یہ اس کی تازہ ترین ذہنی علامت ہے جو اگلی دوا کی نشاندہی کرتی ہے۔

آپ کو یقیناً ایسے مکالمے یاد ہوں گے جو آپ نے اپنے مریضوں سے اس طرح کے ہوتے ہوئے سنے ہوں۔ آپ انہیں یاد دلائیں گے: "دوست، آپ نے پچھلی بار جو شکایتیں کی تھیں، وہ اب نہیں ہیں۔ یہاں تک کہ آپ کی موجودہ شکایت بھی اتنی شدید نہیں۔" اور جواب ملے گا: "نہیں ڈاکٹر، لیکن اس طویل علاج کے باوجود میں مکمل طور پر ٹھیک نہیں ہوا۔"

یہ نقطہ ذہنی حالت کا تازہ ترین اظہار ہے اور اسے آپ کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ آپ حیران اور قائل ہوں گے کہ جو دوا آپ نے اس نشانی پر منتخب کی ہے وہ نہ صرف آپ کے مریض کی موجودہ حالت کو نہیں ڈھانپ رہی بلکہ یہ آپ کی مدد بھی کرے گی کہ آپ کا مریض علاج جاری رکھے اور ترک نہ کرے کیونکہ وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ مزید علاج وقت اور پیسے کا ضیاع ہے، حالانکہ اس نے اپنی بہت سی شکایات میں فائدہ اٹھایا ہے۔

Revolutionized method کے مطابق کام کرنے کے لئے تین اہم اسباق:

1. دوا کا انتخاب کرتے وقت آپ کسی عام سے لگنے والے اظہار کو نظر انداز نہیں کر سکتے کیونکہ وہ تمام مریضوں میں نظر آتے ہوں۔ آپ کو ان علامات پر گہری نظر رکھنی ہو گی جو حاضر، غالب، اور مستقل ہیں اور جو مریض کے موجودہ نظام میں ظاہر ہو رہی ہوں۔
2. مریض کو کسی چیز کے بارے میں بات کرنے کی ترغیب نہ دیں جو آپ نے اپنے ذہن میں اس کے متعلق سوچا ہو۔ آپ کو انسداد میں بلاواسطہ عبارتوں کو بغیر بدلاؤ کے نکلنے دینا چاہئے۔ جو کچھ بھی آپ دیکھتے اور سنتے ہیں، وہ اصل ہے اور اہم ہے۔

3. غالب علامات تلاش کریں۔ کچھ مریض آپ سے بہت سی باتیں کریں گے، لیکن جب آپ ان سے پوچھیں گے "ابھی اور آج کیا مسئلہ ہے؟" تو وہ کہیں گے "ابھی کچھ نہیں۔" مزید پوچھنے پر وہ اپنی موجودہ حالت بیان کریں گے۔ انہی علامات کو آپ غالب (predominating) اور مستقل (persisting) کہیں گے جو دوا کے انتخاب کی بنیاد بنیں گی۔

نواں باب

مریضوں کی پیروی

کبھی کبھی اچھی شروعات کرنے والے کیس، ایک درست نسخہ دینے کے باوجود خراب ہو جاتا ہے۔ اس کے پیچھے مختلف وجوہات ہو سکتی ہیں۔ مریض کی طرف سے یا معالج کی طرف سے کچھ عوامل اس کا سبب بنتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

مریض کی طرف سے:

1. مریض عموماً دوا لینے کے بعد ڈاکٹر کے ساتھ یہ بات نہیں لاتے کہ دوا کا اثر کیسا ہوا۔ بس کہتے ہیں "ہاں کچھ فرق ہوا" یا "نہیں کوئی فرق نہیں ہوا"۔
2. کچھ مریض کہتے ہیں کہ مسئلے میں کچھ بہتری آئی ہے مگر جب معالج تفصیل پوچھتا ہے تو بیان کرنے سے قاصر ہوتے ہیں۔
3. بعض مریض کہتے ہیں کہ دوا کا کوئی اثر نہیں ہوا حالانکہ حقیقت میں کچھ بہتری ہوئی ہوتی ہے مگر انہیں محسوس نہیں ہوتی۔
4. کبھی کبھار مریض بہتر ہونے کے لیے جھوٹ بھی بولتے ہیں کہ دوا کا اثر نہیں ہوا۔
5. مریض کے رشتہ دار علاج کا جلد نتیجہ چاہتے ہیں اور دباؤ ڈالتے ہیں۔

معالج کی طرف سے:

1. اپنے نسخے پر اعتماد کی کمی۔
2. مریض کا "کوئی فرق نہیں" کہنا سن کر جلد بازی میں دوا تبدیل کرنا بغیر معائنہ کیے۔
3. غلط سوچ کے تحت دوا کی پوٹینسی بڑھا دینا تاکہ جلد اثر ہو۔
4. صبر کا فقدان۔
5. مریض کے انتظام میں تجربے کی کمی۔

کیس نمبر 1: آئیلیو سیکل کوخ

مسز ڈی (عمر 85 سال)

- دائیں طرف پیٹ میں 2 انچ چوڑا ابھرا ہوا گانٹھ
- مسلسل قے، پانی بھی رکھ نہیں پاتیں
- مستقل متلی
- ہڈی کے درد، پاؤں میں درد وغیرہ

نسخہ: بیلاڈونا 30 (26 فروری 1991)

علامات کے مطابق بیلاڈونا 30 دی گئی جس کے بعد مریضہ کی حالت بہتر ہونے لگی۔ قے اور درد بند ہو گئے، کھانے پینے میں بہتری آئی۔ بعد میں مختلف علامات جیسے قبض وغیرہ کے باوجود دوا نہیں بدلی گئی اور مریضہ مکمل صحت یاب ہوئیں۔

کیس نمبر2:ماسٹر اے(3.5سال)

بار بار بخار اور ناک بند ہونا۔بچہ اپنے کاموں کی بات کرتا ہے اور اگر سنوایا نہ جائے تو غصہ کرتا ہے۔روشنی کی طلب رکھتا ہے اور اپنے والدین سے چپک کر رہتا ہے۔

نسخہ:اسٹرامونیم30(1اپریل1992)

پہلے ہفتے بخار کم ہوا،بعد میں کچھ ایگراویشن ہوئی مگر محفوظ طریقے سے صحیح ہوااور بخار ختم ہو گیا۔

کیس نمبر3:مسزسی(6ماہ کی بچی)

بار بار نمونیااور وقفے وقفے سے بخار اور تنفس میں دشواری۔روٹی ہوئی چیخیں،آنکھوں میں آنسو۔

نسخہ:بیلاڈونا30(16ستمبر1991)

ابتدائی ایگراویشن کے باوجود بچی کی حالت بہتر ہوئی اور وہ لمبے عرصے تک بیمار نہیں ہوئی۔

کیس نمبر4:ماسٹر پی(4سال)

مسلسل بخار چار مہینے سے۔بولنے،حرکت کرنے میں رکاوٹ،روشنی کی طلب،غصے والی طبیعت۔

نسخہ: جیلسیمیم30(9جولائی1991)

بخار کے ساتھ دیگر علامات کا قابو پایا گیا۔ بخار کے دنوں کا ریکارڈ لیا گیا اور مضبوط انتظام کیا گیا۔

کیس نمبر5: مسٹر اے(31سال)

سانس لینے میں دشواری، ناک سے پانی آنا، جسم کے کچھ حصوں پر سیاہ دھبے، پچھلے کئی سالوں کی صحت کی تفصیل۔

نسخہ: بیلاڈونا30 اور بعد میں سیلیک30

علامات میں بہتری دیکھی گئی، بعض مسائل رہنے کے باوجود مجموعی صحت بہتر ہوئی۔

کیس مینجمنٹ کے اہم نکات:

- نسخہ منتخب کرنے کے بعد مریض کے من کی علامات پر مسلسل نظر رکھنی چاہیے۔
- دوا کی کارکردگی کی جانچ ذہنی حالت کی بہتری اور جسمانی علامات میں بہتری سے ہوتی ہے۔
- علاج کے دوران فوری نتائج کی توقع نہ کی جائے، صبر اور مریض کی حالت کی مسلسل جانچ لازمی ہے۔

- غلطی کی صورت میں دوا بدلنے یا پوٹینسی بڑھانے سے پہلے مکمل معائنہ اور تسلسل کی جانچ ضروری ہے۔

دسواں باب

ریوالوشنائزڈ میتھڈ کی نمایاں خصوصیات

اب تک ہم مشابہت کا انتخاب سیکھ چکے ہیں یا اس طرح سے دوا منتخب کر چکے ہیں کہ ہم مختلف مادہ میڈیکا سے دوا کی تصویریں سمجھتے ہیں۔ ہمیں ان نایاب، خاص یا رہنمائی کرنے والے علامات کو نوٹ کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اس نے ہمیں دواوں کو اس طرح شخصیت دینے پر مجبور کیا کہ یوں لگتا ہے گویا ہر دوا کا اپنا ایک وجود یا روح ہوتی ہے۔

مزید بر آں، ہمیں سکھایا گیا ہے کہ ہر دوا میں علامات کی مختلف درجہ بندی ہوتی ہے، مثلاً کچھ علامات پہلی درجہ کی ہوتی ہیں جو زیادہ تر دوا کے پروورز میں ہوتی ہیں، بغیر ودھی دوسری، اور پھر تیسری درجہ کی ہوتی ہیں جو کم پروورز میں پائی جاتی ہیں۔ اس لئے جو علامات زیادہ پروورز میں پائی جاتی ہیں انہیں پہلی درجہ میں رکھا جاتا ہے، دوسری علامات کو دوسری درجہ میں اور تیسری کو تیسری درجہ میں۔

یہی وجہ ہے کہ مریضوں کو دوا کے نام سے پکارنا شروع ہوا، مثلاً Bryonia patient ، Arsenicum patient یا Nux Vomica patient وغیرہ۔ حقیقت میں، کسی بھی مریض میں وقتی یا مستقل طور پر ایسی نایاب یا خاص علامات نہیں مل سکتیں جو صرف ایک دوا کی ہون۔ ایک فرد میں ہمیشہ کئی دواؤں کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ پھر بھی، یہ تمام خصوصیات،

جو مختلف دواؤں کی ہو سکتی ہیں، ضروری نہیں کہ اب وہ وہ علامات ہوں جن کی بنیاد پر دوا منتخب کی جاتی ہو۔

اس لئے اس نئے طریقہ کا پہلا نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ آپ کو یہ واضح پتہ ہونا چاہیے کہ آپ کو کسی خاص وقت میں اپنے مریض کی کس چیز کو بغور دیکھنا ہے اور دوا اسی چیز کی بنیاد پر منتخب کرنی ہے۔

موجودہ طریقہ کار، جو علامات کے مجموعے سے **ھشلب** ۔ منتخب کرنے کی تعلیم دیتا ہے، ناقص، گمراہ کن، اور غیر سائنسی ہے۔ کیونکہ اصل میں، آپ کو دوا کی خصوصیات تلاش کرنے کی ضرورت نہیں، بلکہ اس وقت مریض میں جو علامات موجود ہیں اور جو زیادہ درجہ کی ہیں، ان کی بنیاد پر دوا چننی ہے۔ اور یہ علامات ان علامات کا مجموعہ ہیں جو دوا کی آبادی میں بکھری ہوئی ہیں۔

لہٰذا، جو شخص دوا کو مریض میں دیکھتا ہے، اسے دوا تلاشی کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اسے اصل میں دوا منتخب کرنی ہے کہ وہ دوا جو اس وقت کی موجودہ، غالب، اور مستقل علامات پر پورا اترتی ہو۔

مثال کے طور پر، اگر کوئی علامت دوا میں تیسری درجہ کی ہے لیکن مریض میں وہ پہلی درجہ کی حیثیت رکھتی ہے، تو آپ کو دوا دینے میں ہچکچانا نہیں چاہیے۔

ہمارے نزدیک آپ کو اسی وقت کی موجودہ، غالب، اور مستقل علامات کو جاننا چاہیے جو مریض کے احساسات، خیالات، اضطراب، خوف، وھم اور بے چینی میں ظاہر ہوتی ہیں اور وہ براہِ

راست اس کے موجودہ مرض سے متعلق ہوں۔ ایک ڈاکٹر کو جاننا چاہیے کہ اس بیماری کا اثر مریض کے ذہن (centre) پر کس طرح ظاہر ہوتا ہے۔

ذہن انسانی نظام کا مرکزی کنٹرول روم ہے جو مختصر اور واضح موجودہ تصویر پیش کرتا ہے، جسے آپ فوراً پڑھ سکتے ہیں۔ اس طریقے سے ہم اپنے نظامِ نسخہ (prescribing) میں درستگی، تیزی، اور کارکردگی کا عنصر شامل کرتے ہیں، جو بہت سا وقت بچاتا ہے جو پہلے ایک ہومیو پیتھک ڈاکٹر کو بیمار کے لئے دوا منتخب کرنے میں لگتا تھا۔

یہ طریقہ کار کنفیوژن کو ختم کرتا ہے جو اکثر دوا منتخب کرنے کے بعد ڈاکٹر کے ذہن میں وقفے اور الجھن کا باعث بنتا ہے۔

یہ اس طریقے کی تیسری نمایاں خصوصیت ہے۔

اگرچہ دوا منتخب کرنے کے اس درست اور واضح طریقہ کے باوجود جو دوا منتخب کی گئی ہے ناکام ہو جائے، تب بھی آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی غلطی کہاں ہوئی اور اگلی دوا کی کامیابی کس طرح یقینی بنائی جائے۔

موجودہ طریقوں میں جب دوا ناکام ہوتی ہے تو آپ الجھن میں رہ جاتے ہیں کہ آگے کیا کریں۔

یہ نئی طریقہ کار آپ کو اس غلطی کو سمجھنے کے لئے واضح اور سنجیدہ طریقے فراہم کرتی ہے۔

یہ چوتھی نمایاں خصوصیت ہے۔

یہ صرف پہلی دوا کا انتخاب نہیں بلکہ کیس کی ہر مرحلے پر مناسب پیروی کرنا ہے، جو ڈاکٹر کے لئے واضح اور سمجھنے میں آسان ہوتا ہے۔ اس لئے اسے کبھی بھی کیس کی سمجھ بوجھ یا انتظام کے سلسلے میں الجھن نہیں ہوتی۔

کیونکہ ڈاکٹر ذہن (mind) کے اشاروں کو سمجھنے کی مہارت رکھتا ہے جو مریض کی حالت کی ہر حرکت کو ظاہر کرتے ہیں کہ وہ بہتر ہو رہا ہے، رک رہا ہے یا خراب ہو رہا ہے۔

وہ جانتا ہے کہ دوا کا اثر اظہار پذیر ہے یا دبایا ہوا(expressive or suppressive) ۔ وہ جانتا ہے کہ دوا مکمل یا جزوی طور پر اثر کر رہی ہے۔

ڈاکٹر جانتا ہے کہ غلطیوں کو کیسے درست کیا جائے، کب سمجھے کہ مریض کی شدت میں جو اضافے ہو رہے ہیں وہ ہومیو پیتھک aggravations ہیں، جو مریض کے بیعوم کلّی اور فائدہ مند ہیں، اور کب ان کا دورانیہ کتنی دیر ہونا چاہئے اور کیوں۔

کل علاج کار کی قابلیت پر منحصر ہے کہ وہ کیس کو اچھے طریقے سے بالکل سنبھال سکے۔

یہ اس طریقہ کی پانچویں نمایاں خصوصیت ہے۔

کل علامات کا مجموعہ ایک جنگل کی مانند ہے، جبکہ مرکز (mind) ایک خاص اور معروف مرکز کی مانند ہے جہاں صحیح نشانہ لگانا آسان ہوتا ہے۔

لہٰذا، چھٹی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس طریقہ میں مکمل علامات کے بجائے مرکز پر توجہ دی جاتی ہے۔

ہومیو پیتھی علامات اور اصولوں میں زندہ ہے؛ یہ ھشلب ۔ کے قانون پر مبنی ہے۔ اس کی بقا علاج کرنے والے کی قابلیت پر منحصر ہے کہ وہ درست مشابہ دوا منتخب کرے۔ جتنا زیادہ وہ دوا کا انتخاب جانتا ہو گا، اتنا ہی وہ بہترین ہومیو پیتھک کہلائے گا۔

جیسا کہ کوئی شخص 'TRIDOSHA' نظریہ کو اپناتا ہے اور نادی گھن کے ذریعہ مہارت حاصل کرتا ہے، اسے اصل وید یا حکیم کہا جاتا ہے۔

یا جو شخص تشخیص اور لیبارٹری کے طریقوں کو علاج کا ذریعہ بناتا ہے اور اس فن میں مہارت حاصل کرتا ہے، اسے اصل الیوپیتھ کہا جاتا ہے۔

تمرین سے آدمی مہارت حاصل کرتا ہے لیکن صرف واضح اور مرتب خطوط کے اندر۔

لہٰذا، یہ طریقہ ہومیو پیتھی کو جو ابھی زوال کے دہانے پر ہے، نئی زندگی دے گا، اسے آزادانہ سانس لینے اور ایک ذمہ دار علاج کے طور پر فروغ پانے کا موقع دے گا۔

گیارہواں باب

Distinguishing Features of Revolutionized Method (Part 2)

Revolutionizedطریقہ کے امتیازی خصائص،(حصہ دوم)

اس موضوع پر دوبارہ غور کرنے سے مجھے احساس ہوا کہ اس باب میں بہت کچھ چھوٹ گیا ہے جو میں نے پہلے بیان نہیں کیا۔ لیکن مجھے نہیں لگتا کہ اسے یہاں مزید تفصیل سے بیان کرنا مناسب ہو گا۔

اس لیے میں چاہوں گا کہ آپ ان خصوصیات پر توجہ دیں جو میرے خیال میں نتائج کے لحاظ سے بہت اہم ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ محض نتائج حاصل کرنا ایک چیز ہے، لیکن ایک منظم طریقے سے نتائج حاصل کرنا بالکل مختلف بات ہے۔ منظم طریقے سے نتائج حاصل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ شروع سے لے کر آخر تک، آپ کیس کا مکمل کنٹرول رکھتے ہیں، اور دوران علاج ہر مرحلہ واضح ہوتا ہے۔ آپ کبھی بھی ایسے موقع پر نہیں آتے جب معاملہ آپ کی سمجھ سے باہر ہو۔

آپ کو یہ واضح علم ہوتا ہے کہ آیا موجودہ کیس "UNREAL" sickness (غیر حقیقی بیماری) میں آتا ہے یا "REAL SICKNESS" (حقیقی بیماری) میں۔ آپ جانتے ہیں کہ کیا یہ بدن کا وہ عمل ہے جو قدرتی خود ترتیب کاری (self-realignment) کا حصہ ہے جس کے لیے دوائی کی ضرورت نہیں، یا یہ degeneration process (تنزلی کا عمل) ہے جسے فوری علاج درکار ہے۔

لہٰذا، جو چیز آپ کو correct medicine (درست دوا) کے انتخاب میں مدد دیتی ہے، اس کی زبان سمجھنے کی صلاحیت آپ کی کامیابی کا باعث بنتی ہے۔ یہ زبان مریض کی mental state (ذہنی حالت) کے طریقے سے آپ کے لیے ایک واضح رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

مزید براں، اس طریقہ کے تحت علاج ایسا ہوتا ہے جو انسانی نظام کو خود اپنی شفاء کی طرف راغب کرتا ہے۔ یعنی یہ قدرتی علاج کو فروغ دیتا ہے، جس سے جسم کا ہر عضو اور فنکشن اپنی فطری اور کامل حالت میں آجاتا ہے، اور کوئی مرض باقی نہیں رہتا۔

یہاں ایک بہت ہی اہم نکتہ ہے جو میں زور دے کر کہنا چاہوں گا:
اس طریقہ کی سب سے بڑی خصوصیت "present" پر زور دینا ہے۔ یہ اصطلاح "present, predominating, and persisting" symptoms (موجودہ، غالب اور مسلسل علامات) کو ظاہر کرتی ہے۔
یہ طریقہ مکمل طور پر acute بیماریوں، emergency حالات، اور chronic بیماریوں دونوں پر محیط ہے۔ اس لیے classical method (روایتی طریقہ) کے برعکس، جہاں acute اور chronic کے لیے مختلف دوائیں استعمال ہوتی ہیں، Revolutionized method میں یہی دوا دونوں حالات کے لیے کافی ہوتی ہے۔

لہٰذا اگر مریض اس دوا سے بہتر ہو رہا ہے، تو دوا کو بدلنے سے پہلے بہت محتاط رہنا چاہیے۔ کیونکہ اکثر بیماری کے مختلف مراحل نرم ہوتے ہیں اور علامات کی شدت، مدت اور تعدد میں تبدیلی آتی

رہتی ہے، لیکن دوا نہیں بدلنی چاہیے جب تک کوئی نئی "present, predominating and persisting" symptom ظاہر نہ ہو جو دوا تبدیل کرنے کی ضرورت بتائے۔

خلاصہ کرتے ہوئے، یہ تبدیلی افراد کے لیے مشکل اور پریشان کن ہو سکتی ہے جنہیں اپنی عادتوں کی عادت پڑ گئی ہو، لیکن جب یہ تبدیلی ان کے لیے بہتری لاتی ہے تو اسے خوش آمدید کہا جاتا ہے۔ یہ طریقہ سیکھنا ابتدائی طور پر مشکل ہو سکتا ہے، لیکن تھوڑی محنت اور صبر کے بعد یہ آسان اور مفید ثابت ہوتا ہے۔

میری درخواست ہے کہ اگر آپ کو کوئی مسئلہ پیش آئے تو بلا جھجک ہم سے رابطہ کریں، ہم آپ کی مدد کریں گے۔

جیسا کہ پچھلے ورژن میں بتایا گیا، Dr. Sehgal's School of Revolutionized Homeopathy نے 25 فروری 1983 کو اس نئے نظریے کو پھیلانے کے لیے باقاعدہ ادارہ قائم کیا تھا۔

امید ہے کہ آپ کی مدد سے ہم اس میں کامیاب ہوں گے۔